HJRS HEC Journal Recognition System
Category Y
AL-HAYAT Research Journal
Jlali Research Institute of Social Science, Lahore
ISSN (Online): 3006-4767
ISSN (Print): 3006-4759

Volume 2 Issue 2 (Jan-Mar 2025)

سماجی برائیاں اور ان کا سدِباب (سورۃ الحجرات کے خصوصی تناظر میں)

Social Evils and Their Remedies (with Special Reference to Surah Al-Hujurat)

Dr. Nazia Begum
Assistant Professor (visiting) Dawood University of Engineering and Technology, Karachi
naziabegum80@gmail.com

Aqeel Ahmed
Lecturer Islamic Studies, Shah Abdul Latif University Shahbad Kot Campus,
aqeel.sheerazi@gmail.com

Dr. Mehmood ul Hassan Channar
Associate Professor Begum Nusrat Bhutto Women University Sukkur
hafiz.hassan@bnbwu.edu.pk

Abstract

Surah Al-Hujurat offers profound guidance on ethical values, social norms, and interpersonal etiquette. It emphasizes respect, kindness, and justice in human relationships, providing principles for effective communication, conflict resolution, and community cohesion. This paper examines the norms and etiquette highlighted in Surah Al-Hujurat (verses 11 and 12), exploring their continued relevance in modern society. Key themes include respect for authority, avoidance of gossip and backbiting, promotion of unity and justice, and the cultivation of humility and self-awareness. By analyzing these principles, the study aims to demonstrate how Islamic ethical teachings can be applied to contemporary social contexts. Integrating these guidelines into daily life can foster a more harmonious, respectful, and just society, improving interpersonal and communal interactions.

Keywords: Ethical Values, Social Norms and Etiquette, Justice, Unity, Humility, Self-Respect, Harmonious, Effective communication, conflict resolution, and community building

تمہید:

سماجیات کے زمرے میں اللہ تبارک و تعالیٰ کی ہدایات اظہر من الشّمس ہیں جس طرح ایک جسم کو زندہ رہنے کے لئے ہوا، پانی اور غذا کی ضرورت ہوتی ہے بالکل اسی طرح ایک صالح معاشرے کے قیام کے لئے اخلاقی اقدار کا ہونا لازم ہے۔ اخلاقی اقدار کو سنوارنے اور ااس میں نکھار پیدا کرنے کے لئے صرف دینِ اسلام وہ واحد دین ہے جس کی تعلیمات وہدایات انسانی فطرت اور نفسیات کے قریب ہیں۔ ایک معاشرہ اسی وقت کامیاب ہوسکتا ہے جب وہ اخلاقی اقدار کی قدر کرتا ہے ورنہ وہ پستی کی طرف چلا جاتا ہے قرآن حکیم میں اللہ تعالیٰ نے جا بجا صالح، پُرامن اور خوشگوار معاشرے کے قیام سے متعلق تعلیمات بیان کی ہیں انہی میں ایک سورہ "سورۃ الحجرات" ہے جس میں سماجی آداب اور اخلاقی ضابطے واقدار بیان کیے گئے ہیں جو ایک کامیاب معاشرے کے لئے خاص الخاص ہیں۔ یہ سورہ، سورۃ الآداب بھی کہلاتی ہے اور اس سورہ کا موضوع اُن آداب کی تعلیمات کا پرچار کرنا ہے جو اہلِ ایمان کے شایانِ شان ہیں اس میں نبی ﷺ کے مقام کی بلندی اور آدابِ رسالت کے ساتھ ساتھ سماجی اقدار جیسی ہدایات بھی مذکور ہیں جو حقیقتاً اسلامی معاشرے کی تشکیل اور اس کی اصلاح اور معاشرتی بیماریوں سے نجات کے لئے ضروری ہیں۔ ان آیات (11 اور 12) میں اللہ نے مؤمنین کو ان برائیوں سے بچنے کی تاکید کی ہے جو اجتماعی زندگی میں فساد برپا کرتی ہیں اور جن کی وجہ سے آپس کے تعلقات بھی خراب ہوتے ہیں یہی وہ برائیاں ہیں جو خود بھی گناہ ہیں اور معاشرے میں بھی فساد اور بگاڑ کا موجب ہوتے ہیں اللہ رب العزت نے ان کا نام بہ نام ذکر کرکے انھیں حرام قرار دیا ہے کہ یہ دلوں میں نفرت کی تخم ریزی اور معاشرے میں فساد کی آگ بھڑکاتی ہیں۔ اٹھارہ آیات پر مشتمل یہ سورہ مؤمنین کی تربیت سازی میں ایک روشن مینارہ کی طرح ہے جس میں اخلاق، آداب، اصول و قوانین اور سماجی نشیب وفراز سے متعلق دلائل وبراہین موجود ہیں۔ آیت 11 اور 12 میں ان برائیوں سے بچنے کی ممانعت کی گئی ہے:

کسی سے تمسخر واستہزاء کرنا، کسی پر طعنہ زنی کرنا، توہین آمیز القاب سے پکارنا، بدگمانی کی ممانعت، سراغ لگانا (جاسوسی)، عیب تراشی، غیبت کرنا

CC BY

۱۔ تمسخر:

تمسخر یا استہزاء سے مراد کسی شخص کی تحقیر و توہین یا اس کے عیوب کو اس طرح ذکر کرنا جس سے لوگ ہنسنے لگیں اور اس طرح کا کام کرنا بنصِ قرآن حرام ہے۔ ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے مرد و عورت کو الگ الگ مخاطب کر کے تنبیہ کی کہ اگر کسی کے عیب یا خامی کی وجہ سے اس پر استہزاء کیا گیا ہے ایسا کرنے والے کو نہیں معلوم کہ شاید وہ اپنے اخلاص کی وجہ سے اللہ کی نزدیک مقبول ہو۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا "اگر میں کسی کتے کے ساتھ استہزاء کروں تو مجھے ڈر لگتا ہے کہ میں خود کتا نہ بنا دیا جاؤں۔"(۱)۔ صحیح مسلم کی حدیث میں حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: "اللہ تمہاری صورتوں اور تمہارے اموال کی طرف نہیں دیکھتا بلکہ وہ تمہارے دلوں اور اعمال کی طرف دیکھتا ہے۔"(۲)۔ تمسخر یا مذاق کسی کی موجودگی میں بھی ہو سکتا ہے اور عدم موجودگی میں بھی، اسی کی وجہ سے کئی گھر اجڑتے اور خاندان تباہ ہوتے چلے آ رہے ہیں۔ اس آیت کی پیشِ نظر ہم سب اپنے اپنے کردار کا جائزہ لیں کہ ہم میں سے کتنے ہیں جو کسی کا مذاق نہیں اڑاتے، کسی کو حقیر نہیں جانتے، کسی کا تمسخر نہیں اڑاتے وغیرہ، جبکہ قرآن حکیم تو ہمیں پکار پکار کر یہی فرما رہا ہے کہ "لا یسخر۔۔۔۔ آپ ﷺ نے مسلمان ہی اس کو قرار دیا ہے کہ: "مسلمان وہ ہے جسکی زبان اور ہاتھ (کے شر) سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں"(۳) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: "کسی آدمی کے برا ہونے کے لئے یہ کافی ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کو حقیر نہ سمجھے"(۴)۔ اس آیت میں مخاطب صرف مرد نہیں ہیں بلکہ اللہ تعالیٰ نے یہی آدابِ معاشرت عورتوں کے لئے بھی بیان فرمائے ہیں ایسا کرنے والوں کی اللہ کے یہاں کوئی قدر و منزلت نہیں ہے، اسی لئے اگر ایسی غلطی کر بھی لی ہے تو دنیا میں رہ کر معافی مانگ لیں ورنہ بروزِ محشر اللہ کی طرف سے بدلہ لیا جائے گا اور مذاق اُڑانے والوں کے لئے جنت کے دروازوں کو بند کر دیا جائے گا کیونکہ تمسخر تکبر کی علامت ہے اور حدیث شریف کے مطابق "جس کے دل میں ذرہ برابر بھی تکبر ہو گا وہ جنت میں داخل نہ ہو سکے گا" (۵)۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: "میں کسی کی نقل اتارنا پسند نہیں کرتا اگرچہ اس کے بدلے میں مجھے بہت مال ملے"(۶) حضرت حسن رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، تاجدارِ رسالت صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ” قیامت کے دن لوگوں کا مذاق اڑانے والے کے سامنے جنت کا ایک دروازہ کھولا جائے گا اور کہا جائے گا کہ آؤ آؤ، تو وہ بہت ہی بے چینی اور غم میں ڈوبا ہوا اس دروازے کے سامنے آئے گا مگر جیسے ہی وہ دروازے کے پاس پہنچے گا وہ دروازہ بند ہو جائے گا، پھر ایک دوسرا جنت کا دروازہ کھلے گا اور اس کو پکارا جائے گا: آؤ یہاں آؤ، چنانچہ یہ بے چینی اور رنج و غم میں ڈوبا ہوا اس دروازے کے پاس جائے گا تو وہ دروازہ بند ہو جائے گا، اسی طرح اس کے ساتھ معاملہ ہوتا رہے گا یہاں تک کہ دروازہ کھلے گا اور پکار پڑے گی تو وہ ناامیدی کی وجہ سے نہیں جائے گا۔)اس طرح وہ جنت میں داخل ہونے سے محروم رہے گا (7)

ایک اور مقام پر نبی پاک ﷺ نے فرمایا: "اپنے بھائی سے جھگڑا نہ کرو، نہ اس کا مذاق اڑاؤ، نہ اس سے ایسا وعدہ کرو جس کی خلاف ورزی کرو"(۸) کسی کی تذلیل و تحقیر، خامیوں کی نشاندہی کرنا، مذاق اُڑانا اور نقل اُتارنا یہ سب ایسے حرام کام ہیں جو کسی شخص کی نیکیوں کو خس و خاشاک کی طرح بہا کر لے جاتے ہیں۔

۲۔ طعنہ دینا:

روح المعانی میں ہے کہ "یعنی قول یا اشارے کے ذریعے ایک دوسرے پر عیب نہ لگاؤ، کیونکہ مؤمن ایک جان کی طرح ہے جب کسی دوسرے مؤمن پر عیب لگایا جائے گا تو گویا اپنے پر ہی عیب لگایا جائے گا" (الحجرات، تحت آیۃ)۔ طعنہ زنی وہ معاشرتی ناسور ہے جو معاشرے میں انتشار و افتراق پیدا کرتا ہے اس سے محبت و الفت کی بجائے عداوت جیسے جذبات پیدا ہوتے ہیں اسی لئے باہمی طعنہ زنی، عیب جوئی اور حرف گیری کی ممانعت کی گئی ہے اور ان حرکاتِ قبیحہ کا ارتکاب کرنے والوں کو ہلاکت و بربادی کا مستحق قرار دیا ہے ارشادِ ربانی ہے "ہر عیب جُو اور غیبت کرنے والے کے لئے ہلاکت ہے"(۹)۔ دورِ جدید میں بیش تر لوگ دوسروں کے عیوب کی تلاش، طعنہ زنی، تشنیع کے تیر، توہین آمیز اشارے کرتے ہیں، دوسروں کے عیوب کو سرِ عام بیان کرنے سے بہتر ہے کہ خلوت و تنہائی میں اس کی اصلاح کی کوشش کرنی چاہئے تاکہ وہ اللہ کی نافرمانی کا مرتکب نہ ہو۔ اللہ پاک نے ایسے تمام کاموں سے منع کرتے ہوئے فرمایا "ولا تلمزوا۔۔۔۔ انسان کی سعادت اور خوش نصیبی اسی میں ہے کہ وہ اپنے عیوب پر نظر رکھتے ہوئے ان کی اصلاح کی فکر کرتا رہے ایسا کرنے سے کسی دوسرے انسان کی عیوب ٹٹولنے اور اس کی تشہیر کی فرصت نہیں ملے گی۔ حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا "بہت لعن طعن لرنے والے قیامت کے دن نہ گواہ ہونگے نہ شفیع"(۱۰)۔ آخری مسلمان بادشاہ بہادر شاہ ظفر نے بجا فرمایا ہے

نہ تھی حال کی جب ہمیں اپنی خبر 'رہے دیکھتے لوگوں کے عیب و ہنر
پڑی اپنی برائیوں پر جو نظر، تو جہاں میں کوئی برا نہ رہا

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی ﷺ کا ارشاد ہے "مؤمن نہ طعن کرنے والا ہوتا ہے، نہ لعنت کرنے والا، نہ فحش بکنے والا بے ہودہ ہوتا ہے"۔(۱۱)

۳۔ برے القاب سے بلانا:

کسی کو پسندیدہ اور بہترین القاب سے پکارنا اس کی عزت افزائی کا باعث ہے جبکہ ناپسندیدہ، برے اور تحقیر آمیز لقب سے پکارنا کسی کی بے عزتی اور ذلت ہے اسی لئے دینِ اسلام ہمیں اچھے نام اور القاب سے پکارنے اور یاد کرنے کا درس دیتا ہے کیونکہ برے لقب سے پکارنے سے یقیناً دل آزاری، نفرت اور حسد پیدا ہو گا اور وہ آہستہ آہستہ دشمنی کی صورت اختیار کر سکتا ہے اور یہ دشمنی معاشرتی فساد اور اختلافات کا سبب ہو سکتی ہے۔ حدیث شریف میں مذکور ہے رسول ﷺ نے فرمایا: "مؤمن کا حق دوسرے مؤمن پر یہ ہے کہ اس کا ایسے نام اور لقب سے ذکر کرے جو اس کو زیادہ پسند ہو" اسی لئے عرب میں کنیت کا رواج عام تھا اور آنحضرت ﷺ نے بھی اس کو پسند فرمایا اور خاص خاص صحابہ کو کچھ لقب دیئے جیسے صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کو عتیق، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو فاروق، حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کو اسد اللہ اور خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو سیف اللہ فرمایا۔(۱۲)

۴۔ بدگمانی:

امام فخر الدین راضی تفسیر الکبیر میں فرماتے ہیں "کیونکہ گمان ایک دوسرے کو عیب لگانے کا سبب بنتا ہے اس پر قبیح افعال صادر ہونے کا مدار ہے اور اسی سے خفیہ دشمن ظاہر ہوتا ہے۔ انسانوں کے باہمی حقوق اور سماجی آداب کے زمرے میں وہ چیزیں جو انسانی حقوق کی پامالی کا سبب بنتی ہیں ان سے دینِ اسلام رکنے اور بچنے کا حکم دیتا ہے انہی میں ایک چیز "بدگمانی" ہے۔ قرآن حکیم میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: "اس بات کے پیچھے نہ پڑو جس کا تجھے علم نہیں، بے شک کان، آنکھ اور دل ان سب کے بارے میں سوال کیا جائے گا" (۱۳)۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا" اپنے آپ کو بدگمانی سے بچاؤ کہ بدگمانی بدترین جھوٹ ہے ایک دوسرے کے ظاہری اور باطنی عیب مت تلاش کرو، حرص نہ کرو، حسد نہ کرو، بغض نہ کرو، ایک دوسرے سے روگردانی نہ کرو اور اللہ کے بندوں بھائی بھائی بن جاؤ" (۱۴)

بدظنی اور بدگمانی کو سورہ حجرات میں اس کو سُوءِ ظن بھی کہا گیا ہے اللہ پاک نے انسانی زندگی کو خوشگوار، بامقصد اور پُرامن بنانے کے لئے بکثرت بدگمانی، سُوءِ ظنی اور وہم سے اجتناب کرنے کا حکم دیا ہے۔ بدگمانی کے زریعے پھیلائی جانے والی خبروں کی بنیاد پر لوگ ایکدوسرے کے جانی دشمن بن جاتے ہیں اسی لئے اللہ تبارک و تعالیٰ نے سُوءِ ظنی کو ممنوع اور حرام قرار دیا ہے۔ قرآن نے سُوئے ظن کی صرف ممانعت نہیں کی بلکہ آگے خود اس کی علت بھی یوں بیان کردی "اِن بَعضَ الظن اِثم"۔

بدگمانی کسی شخص کی دل آزاری کا موجب بن سکتا ہے اس سے حسد، بغض، فساد اور دوری اور مناقشات جیسے امراض پیدا ہوتے ہیں امریکن ہارٹ ایسوسی ایشن کی تحقیقی رپورٹ میں یہ انکشاف کیا گیا ہے کہ وہ افراد جو دوسروں کے لئے مخالفانہ سوچ رکھتے ہیں وہ ذہنی دباؤ اور غصے میں رہتے ہیں اور ان میں دل کی بیماریوں اور فالج کا خطرہ 86 فیصد بڑھ جاتا ہے اسی لئے اس فعلِ قبیح سے بچنے کے لئے ضروری ہے کہ جب کوئی آدمی گمان کی بنیاد پر کوئی رائے قائم کر رہا ہو یا کسی اقدام کا فیصلہ کرنے لگے تو اسے اچھی طرح جانچ پڑتال کر لینی چاہیے کہ میرا یہ گمان کہیں وہ گناہ تو نہیں جس سے اللہ نے منع فرمایا ہے اور یہ کام صرف متقی و پرہیزگار مؤمن ہی کر سکتا ہے۔

۵۔ تجسّس و عیب چینی

ایک دوسرے کی ٹوہ کر کے عیوب کو ٹٹولنا، خفیہ باتیں معلوم کرنا اور جاسوسی کرنا یہ سب نصِ قرآنی حرام ہیں۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے رویت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا "کسی کے عیب کی ٹوہ میں نہ لگو" (۱۵)۔ حضرت معاویہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ "تم اگر لوگوں کے مخفی حالات معلوم کرنے کے درپے ہوگے تو ان کو بگاڑ دوگے یا کم از کم بگاڑ کے قریب پہنچا دوگے" (۱۶)

کسی کی ظاہری حالت چاہے بدعملی کی جانب اشارہ کر رہی ہو تب بھی دینِ اسلام نے بلا تحقیق اسے ٹٹولنے اور خواہ مخواہ بدگمانی سے بچنے کا حکم دیا ہے۔ حضرت ابوبرزہ اسلمیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "اے ان لوگوں کے گروہ جو زبان سے ایمان لائے اور ایمان ان کے دلوں میں داخل نہیں ہوا مسلمانوں کی غیبت نہ کرو اور ان کی چھپی ہوئی باتوں کی ٹٹول نہ کرو، اس لیے جو شخص اپنے مسلمان بھائی کی چھپی باتوں کی ٹٹول کرے گا اللہ اسکی پوشیدہ چیزوں کی ٹٹول کرے گا اور اللہ جس کی ٹٹول کرے اسکو رسوا کر دے گا اگرچہ وہ اپنے مکان کے اندر ہو" (۱۷)۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: "جب تم اپنے ساتھی کے عیب ذکر کرنے کا ارادہ کرو تو اس وقت اپنے عیبوں کو یاد کرو" (۱۸)۔ ہمارے دین میں انسان کی عزت و تکریم دیگر مذاہب سے بڑھ کر ہے اس لئے اسلام نے ان تمام افعال سے بچنے کا حکم دیا ہے جس سے کسی انسان کی عزت و حرمت پامال ہوتی ہو کیونکہ کسی انسان کے عیوب کو ٹٹول کر لوگوں کے سامنے بیان کرنا خود بیان کرنے والے کی ذلت و رسوائی کا سبب بن سکتا ہے۔ کسی کے عیوب کی تلاش اور اسکی تشہیر منافق کا شعار ہے عیب کی تلاش کرنے والے کے عیوب کہیں اللہ خود ظاہر نہ کر دے جو اس کے لئے ذلت و رسوائی سے دوچار کر سکتے ہیں۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ کا ارشاد ہے: "جس نے کسی مسلمان کے عیب پر پردہ رکھا اللہ قیامت کے دن اس کے عیوب پر پردہ رکھے گا" (۱۹)۔ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جو شخص ایسی چیز دیکھے جس کو چھپانا چاہئے اور اس نے پردہ ڈال دیا تو ایسا ہے جیسے موءودۃ (یعنی زندہ زمین میں دبائی جانے والی بچی) کو زندہ کیا" (۲۰)

۶۔ غیبت:

کسی شخص کو پیٹھ پیچھے برا بھلا کہنا یا اس کی غیر موجودگی اس کے عیب کا تذکرہ کرنا، غیبت کہلاتا ہے۔ ابو داؤد کی رویت کے مطابق: "کسی مسلمان کی ایسی بات کا ذکر جو اسے بری لگے غیبت ہے (۲۱)

کسی انسان کی آبروریزی اور اسکی توہین و تحقیر کرنا کسی مردہ انسان کا گوشت کھانے کے مثل و مشابہ قرار دیا ہے جسطرح مردہ کا گوشت کھانا حرام ہے بالکل اسی طرح غیبت بھی حرام ہے۔ حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ اور حضرت جابر رحی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: "غیبت زنا سے بھی زیادہ سخت گناہ ہے۔ صحابہ کرام نے عرض کیا: یہ کیسے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ایک شخص زنا کرتا ہے پھر توبہ کر لیتا ہے تو اس کا گناہ معاف ہو جاتا ہے غیبت کرنے والے کا گناہ اس وقت تک معاف نہیں ہوتا جب تک وہ شخص معاف نہ کرے جس کی غیبت کی گئی ہے" (۲۲)۔ غیبت وہ گناہِ عظیم ہے جس سے حق اللہ کی بھی مخالفت ہوتی ہے اور حق العبد بھی ضائع ہوتا ہے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا: "کیا تم جانتے ہو غیبت کیا چیز ہے؟ صحابہ نے عرض کیا اللہ اور اس کے رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ ارشاد فرمایا: تم اپنے بھائی کا وہ عیب بیان کرو جس کا ذکر وہ ناپسند کرتا ہے، عرض کیا اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے اگر وہ عیب میرے بھائی میں موجود ہو جسے میں بیان کرتا ہوں۔ ارشاد فرمایا: تم جو عیب بیان کر رہے ہو اگر وہ اس میں موجود ہو وہی تو غیبت ہے اور اگر اس میں وہ عیب نہیں تو پھر وہ بہتان ہے" (۲۳)۔ قرآن حکیم نے غیبت جیسی برائی اور اسکی کراہت کو مردار کا گوشت کھانے کے مترادف قرار دیا ہے کیونکہ غیبت کرنے والا اپنے مسلمان بھائی کی عزت پر حملہ کرتا ہے اور اس کے وقار کو کاٹ کاٹ کر کھا رہا ہوتا ہے؛ جس طرح زندہ انسانوں کی غیبت حرام و ممنوع ہے اسی طرح مُردوں کا عیب بیان کرنا، ان کی خامیوں کا تذکرہ کرنا، گالیاں دینا، بُرا کہنا اور ان کی غیبت کرنا جائز نہیں۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جب تمہارا کوئی ساتھی فوت ہو جائے تو اسے چھوڑ دو اور اس کے عیب و نقائص بیان نہ کرو" (۲۴)۔ فوت شدگان کی خامیوں اور عیوب کا تذکرہ اور انکی خوبیوں اور نیکیوں کو یاد کرنے کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے ایک روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "اپنے فوت شدگان کے محاسن اور انکی خوبیاں کیا کرو اور انکی سیئات اور گناہوں کے تذکرے سے اپنی زبانوں کو بند رکھا کرو" (۲۵)۔ رسول اللہ ﷺ کو سفرِ معراج پر جہاں جنت کی سیر کرائی گئی

BY

وہاں جرائم کی سزاؤں کا بھی مشاہدہ کروایا گیا۔ گناہوں کے مرتکبین کی سزائیں دکھائی گئیں ان میں سے ایک غیبت بھی ہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی پاک ﷺ نے فرمایا: "مجھے سفرِ معراج پر لے جایا گیا، ایسے لوگوں کے قریب سے گزر ہوا جن کے ناخن تانبے کے تھے وہ اپنے ناخنوں سے اپنے سینے اور چہروں کو نوچ رہے تھے۔ میں نے جبرئیل علیہ السلام سے پوچھا یہ کون لوگ ہیں؟ انہوں نے کہا یہ وہ لوگ ہیں جو انسانوں کا گوشت کھاتے یعنی غیبت کرتے اور ان کی عزتوں کو پامال کرتے "(۲۶)۔

ہم میں سے ہر ایک کو حشر کی رسوائی سے بچنے کے لئے غیبت وبدخوئی سے بچنے کی سعی کرنی چاہیئے کیونکہ قرآن اس امر کی وضاحت کرتا ہے کہ ہماری ہر حرکت، ہر فعل، ہر قول اور ہر عمل اللہ کے فرشتے ریکارڈ کر رہے ہیں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ کا فرمان ہے: " بلاشبہ تم پر نگران مقرر ہیں جو لکھنے والے معزز (فرشتے) ہیں وہ تمہارے اعمال وافعال کو جانتے ہیں" (۲۷)

سورہ حجرات آیات 11 اور 12 میں کُل چھ اخلاقی برائیوں کا ذکر کر کے صاحبانِ ایمان کو ان سے بچنے کا حکم دیا گیا ہے آج یہ برائیاں معاشرے میں ایک ناسُور کی طرح پھیلتی جا رہی ہیں غیبت، چغلی، دشنام طرازی جیسے امراض کی جڑیں گہری ہوتی جا رہی ہیں جو اس سماج کو کھوکھلا کر رہی ہیں۔ ہمیں ان برائیوں سے خود اپنے آپ کو روکنا ہے اور اپنے اصحاب کو بھی اس دلدل میں جانے سے منع کرنا ہے کیونکہ اسلام نے انسان کو اشرف المخلوقات بنا کر اس کی عزت وآبرو کو معزز بنایا۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: "اور بے شک ہم نے اولادِ آدم کو عزت دی" (۲۸)

قرآن ایک معاشرہ ساز کتاب ہے جس میں معاشرہ سازی کے ہمہ جہت اور آفاقی اصول متعین ہوئے ہیں سورہ الحجرات میں حساس اور دقیق معاشرتی رویے اور اخلاق کا تذکرہ کیا گیا ہے جس کی ضرورت ہر دور کا تقاضہ ہے اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے ان آیاتِ طیبات میں مسلم معاشرے کو امن کا گہوارہ بنانے کے لئے اہلِ ایمان کو امن، راحت، سکون، بھائی چارے اور محبت والفت کا درس دیا ہے اور ان برائیوں سے اجتناب کرنے کا حکم دیا ہے جن سے لوگوں کے درمیان چپقلش، عداوت، بغض، مخالفت اور دشمنی پیدا ہوتی ہے۔ اللہ پاک ہم سب کو ان ہدایات کی پیروی کی توفیق عنایت فرمائے (آمین)

مراجع وحواشی

۱۔ محمد بن احمد بن ابو بکر قرطبی، تفسیر قرطبی، ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور 2012، جلد: ہشتم صفحہ 714

۲۔ القشیری، امام مسلم بن الحجاج، صحیح المسلم، شرح امام نوویؒ، مترجم، علامہ وحید الزمان، باب: تحریم ظلم المسلم وخذلہ واحتقارہ ودمہ وعرضہ ومالہ، کتاب البر والصلہ والآداب، رقم الحدیث: ۶۵۴۳۔ نعمانی کتب خانہ، لاہور ۱۹۸۱ء

۳۔ بخاری، ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل، صحیح بخاری، مترجم: مولانا ظہور الباری اعظمی،، کتاب الایمان، باب ماجاء فی ان المسلم من سلم المسلمون من لسانہ ویدہ، رقم الحدیث: ۳۹۵۶، دارالاشاعت کراچی، ۱۹۸۵ء

۴۔ القشیری، امام مسلم بن الحجاج، صحیح المسلم، شرح امام نوویؒ، مترجم، علامہ وحید الزمان، باب: تحریم ظلم المسلم وخذلہ واحتقارہ ودمہ وعرضہ ومالہ، کتاب البر والصلہ والآداب، رقم الحدیث: ۲۵۶۴۔ نعمانی کتب خانہ، لاہور ۱۹۸۱ء

۵۔ القشیری، امام مسلم بن الحجاج، صحیح المسلم، شرح امام نوویؒ، مترجم، علامہ وحید الزمان، باب: فی تحریم الکبر، رقم الصفحہ: ۵ ۲۶۔ قدیمی کتب خانہ، کراچی ۱۹۹۹ء

۶۔ سجستانی، ابوداؤد سلیمان بن اشعث، سنن ابی داؤد، مترجم: علامہ وحید الزمان، کتاب االادب، باب فی الغیبۃ، رقم الحدیث: ۴۸۷۵ ،ضیاء احسان پبلشرز نعمانی کتب خانہ لاہور، ۱۹۹۷ء

۷۔ موسوعۃ ابن ابی دنیا، الصّمت وآداب اللّسان، باب مانہی عنہ العباد ان یسخر ... الخ، ۷ / ۱۸۳، الحدیث :۲۸۷

۸۔ ترمذی، امام ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ، جامع الترمذی، مترجم: علامہ بدیع الزمانؒ، جلد سوم، کتاب البر والصلہ، باب: ماجاء فی المرء، رقم الحدیث: ۲۰۰۲، عرفان افضل پریس لاہور، اپریل ۱۹۸۸

۹۔ الھمزۃ:1

۱۰۔ القشیری، امام مسلم بن الحجاج، صحیح المسلم، شرح امام نوویؒ، مترجم، علامہ وحید الزمان، کتاب البر ولصلہ والآداب، باب: نہی عن لعن الدوآب وغیرھا، رقم الحدیث: ۲۵۹۸ ، نعمانی کتب خانہ، لاہور ۱۹۸۱ء

۱۱۔ ترمذی، امام ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ، جامع الترمذی، مترجم: علامہ بدیع الزمانؒ، جلد سوم، کتاب البر والصلہ، باب: ماجاء فی اللعنہ، رقم الحدیث: ۱۹۸۴، عرفان افضل پریس لاہور، اپریل ۱۹۸۸

۱۲۔ علی، نورالدین، مجمع الزوائد ومنبع الفوائد، مترجم: محمود اشرف عثمانی، صفحہ: ۳۹۴، جلد دوم،

۱۳۔ بنی اسرائیل: ۳۶

۱۴۔ القشیری، امام مسلم بن الحجاج، صحیح المسلم، شرح امام نوویؒ، مترجم، علامہ وحید الزمان، کتاب البر ولصلہ والآداب، باب: تحریم الظن والتجسس۔۔ الخ، رقم الحدیث: ۲۵۶۳ ، نعمانی کتب خانہ، لاہور ۱۹۸۱ء

۱۵۔ ایضا

۱۶۔ سجستانی، ابوداؤد سلیمان بن اشعث، سنن ابی داؤد، مترجم: علامہ وحید الزمان، کتاب االادب، باب فی النہی عن التجسس، رقم الحدیث: ۵۲۷۴ ،ضیاء احسان پبلشرز نعمانی کتب خانہ لاہور، ۱۹۹۷ء

۱۷۔ ایضا

۱۸۔ شعب الایمان، الرابع والاربعون من شعب الایمان ... الخ، فصل فیماورد ... الخ، ۵ /۳۱۱، الحدیث :٦۷۵۸

۱۹۔ بخاری، ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل، صحیح بخاری، مترجم: مولانا ظہور الباری اعظمی، ، کتاب المظالم والغضب، باب لا یظلم المسلم، رقم الحدیث: ۲۴۴۲، دار الاشاعت کراچی، ۱۹۸۵ء

۲۰۔ سجستانی، ابو داؤد سلیمان بن اشعث، سنن ابی داؤد، مترجم: علامہ وحید الزمان، کتاب اا دب، باب فی الستر علی المسلم، رقم الحدیث: ۴۸۱۹ ، ضیاء احسان پبلشرز نعمانی کتب خانہ لاہور، ۱۹۹۷ء

۲۱۔ ایضا

۲۲۔ ایضا

۲۳۔ ایضا

۲۴۔ یضا

۲۵۔ سجستانی، ابو داؤد سلیمان بن اشعث، سنن ابی داؤد، مترجم: علامہ وحید الزمان، کتاب اا دب، باب فی النھی عن سب الموتی، ضیاء احسان پبلشرز نعمانی کتب خانہ لاہور، ۱۹۹۷ء

۲۶۔ ایضا

۲۷۔ انفطار: ۱۰۔ ۱۳

۲۸۔ الاسراء: ۲٦